روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 46-81 نمبر 160 | 15 سوموار 28 صفر 1417ھ 15 وفا 1375ھش 15 جولائی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیت دعا کے لئے اپنے قویٰ سے کام لینا ضروری ہے

انسان دعا کے وقت تمام قویٰ سے کام لے کر خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے۔ یہ ایک بے ادبی اور گستاخی ہے کہ قویٰ سے کام نہ لے کر اور قانون قدرت کے قواعد سے کام نہ لے کر آوے۔ مثلاً کسان اگر تخم ریزی کرنے سے پہلے ہی یہ دعا کرے کہ الٰہی! اس کھیت کو ہرا بھرا کر اور پھل پھول لا تو یہ شوخی اور ٹھٹھا ہے۔ اس کو خدا کا امتحان اور آزمائش کہتے ہیں جس سے منع کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ خدا کو مت آزماؤ جیسا کہ مسیح علیہ السلام کے مائدہ مانگنے کے قصہ میں اس امر کو بوضاحت بیان کیا گیا ہے اس پر غور کرو اور سوچو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس بات کو اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے دو طرح کی تقسیم کی ہوئی ہے۔ کبھی تو وہ اپنی منوانا چاہتا ہے اور کبھی انسان کی مان لیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ ہمیشہ انسان کی مرضی کے مطابق ہی کام ہوا کریں۔ اگر ایسا سمجھا جائے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی ہمیشہ انسان کے ارادوں کے موافق ہو تو پھر امتحان کوئی نہ رہا۔ کون چاہتا ہے کہ آرام عیش و عشرت اور ہر طرح کے سکھ سے دکھ میں مبتلا ہوں۔ جس کے تین چار بیٹے ہوں' وہ کب چاہتا ہے کہ یہ مرجائیں اور کون چاہتا ہے کہ میری تمام خوشیاں دکھوں اور مصیبتوں سے تبدیل ہو جاویں۔ غرض خدا تعالیٰ نے امتحان کو انسان کی ترقی کے لئے اور یا اس کی بد گوہری ظاہر کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ بہت لوگ امتحان کے وقت طرح طرح کی باتیں بنانے لگ جاتے ہیں اور طرح طرح کے باطل توہمات اور وساوس انہیں اٹھا کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 288)

خدا کی راہ میں محبت اور عشق کے جذبہ سے خرچ کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خدا کی راہ میں جو کچھ خرچ کریں محبت اور عشق کے جذبے سے خرچ کریں۔ اس کا ایک بہت بڑا فائدہ آپ کو یہ پہنچے گا کہ کبھی دل میں کسی قسم کا تکبر پیدا نہیں ہوگا۔ کیونکہ جو عشق کی خاطر خرچ کرتا ہے وہ قبولیت پر بہت ممنون ہوا کرتا ہے۔ وہ قبولیت پر احسان نہیں جتاتا بلکہ اس کی خدمت' اس کا تحفہ قبول ہو تو زیر احسان ہو کر اس در سے لوٹا کرتا ہے۔ پس خدا کے حضور جو محبت سے قربانیاں آپ پیش کریں گے ہمیشہ احسان کے جذبے سے لدے ہوئے اور دہرے ہوتے ہوئے واپس لوٹیں گے کہ اللہ کی شان اس نے ہماری حقیر قربانی کو قبول فرمالیا۔ اور اگر عشق کا جذبہ نہ ہوا تو بسا اوقات شیطان آپ کے دل میں رعونت پیدا کردے گا۔ آپ کہیں گے ہم نے اتنی قربانیاں کیں' ہم نے فلاں وقت اتنے چندے دیئے آج جماعت ہم سے یہ سلوک کر رہی ہے' آج ہم نے کوئی نادانی کی تو ہمیں بھی سزا دی جاتی ہے حالانکہ دیکھتے نہیں کہ ہم نے کیا کیا چندے دیئے تھے کتنی بڑی بڑی قربانیاں دی تھیں۔ یہ تکبر ہے جو "کلیتہً" ہر نیکی کو اس طرح چٹ کر جاتا ہے جیسے اس کا کوئی وجود نہیں تھا۔ نیکی کو تو چٹ کر جاتا ہے مگر اپنے گند پیچھے چھوڑ جاتا ہے اور جتنی بیماریاں ہیں وہ ان کیڑوں کے پیچھے چھوڑے ہوئے گند کے نتیجے میں ہوتی ہیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ میں بیمار ہو گیا لیکن اس کو پتہ نہیں کہ دکھ ہے کس بات کا۔ کیڑوں کے داخل ہو کر اس کے خون کے ذروں کو کھانے کا دکھ نہیں ہوتا۔ اس وقت تو انسان کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ مجھ سے کیا ہو رہا ہے۔ جب وہ کیڑے اپنا گند جسم میں پھینکتے ہیں' جب وہ ٹوٹتے ہیں اور ان کے گندے ذرات بکھرتے ہیں تو اس غلاظت کا دکھ ہے جو انسان محسوس کرتا ہے بخار کی صورت میں یا اور جسمانی دردوں کی صورت میں۔ تو (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) نے جو یہ نقشہ کھینچا ہے کہ اگر تمہارے اندر محبت کے سوا کوئی اور کیڑا داخل ہو گیا اور ریاء کے ذریعے تم نے خرچ کرنا شروع کیا تو یہ ایسا بدبخت کیڑا ہے کہ تمہاری ہر نیکی کو چاٹ جائے گا کچھ بھی اس میں باقی نہیں رہنے

باقی صفحہ 7 پر

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرمہ عزیزہ امتہ النور صاحبہ بنت مکرم مبشر احمد ناصر صاحب (انجینئر) کیولری گراؤنڈ ایکسٹینشن لاہور کینٹ کا نکاح مکرم محمد قمرالزمان صاحب ایس۔ڈی۔او گورنمنٹ آف بلوچستان ابن مکرم سعید احمد خان صاحب ایڈووکیٹ کوئٹہ سے ایک لاکھ روپے مہر پر مکرم حنیف احمد محمود مربی سلسلہ نے دارالذکر لاہور میں 22۔مارچ 1996ء کو پڑھا۔ رخصتی 23۔مارچ 1996ء کو ہوئی جس میں محترم چوہدری حمید نصراللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی عزیزہ امتہ النور صاحبہ مکرم بابو عبدالرحمٰن صاحب صابر (وفات یافتہ) سابق جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ و سابق مینجر سنگر مشین گوجرانوالہ کی پوتی ہے۔

دلہن کی والدہ مکرمہ ڈاکٹر امتہ السلام صاحبہ اور دولہا کی والدہ مکرمہ ثریا سعید صاحبہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت بانی سلسلہ کی نواسیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ دلی رنج کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم چوہدری عبداللہ صاحب ابن مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ٹھیکیدار دارالرحمت شرقی ربوہ مختصر سی علالت کے بعد مورخہ 96-7-9 اسلام آباد میں بقضاء الٰہی بعمر 72 سال وفات پاگئے۔ اسلام آباد سے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ اور 96-7-10 کو بعد فجر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام قطعہ نمبر1 میں تدفین ہوئی۔

اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان

○ B.s.c B. A کے امتحان سے فارغ ہونے والے طلباء مہتمم صاحب مقامی سے رابطہ قائم کریں دفتر مقامی روزانہ بعد مغرب کھلتا ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خدا سے پُورے طور پر ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روز نامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

15- وفا 1375 ھش — 15 - جولائی 1996ء

مختلف قسم کے وقف

چونکہ ہر شخص کے حالات مختلف ہوتے ہیں کسی کو خاصا وقت فراغت کے لئے مل جاتا ہے اور کوئی اتنا مصروف ہوتا ہے کہ جس طرح کہتے ہیں کہ سر کھجانے کی فرصت نہیں۔ سب لوگوں کو اس سلسلے میں ایک ہی معیار پر نہیں رکھا جا سکتا۔ لیکن چونکہ دنیاوی کاموں کے ساتھ ساتھ دین کی خدمت کرنا بھی نہایت ضروری ہے بلکہ کہا تو یہ جاتا ہے کہ دنیوی کاموں کو بھی دین کے ہی سانچے میں ڈھال لیا جائے۔ نیت دین رکھی جائے اور خلوص دل کے ساتھ دنیا کا کام کیا جائے۔ لیکن بہرحال چونکہ ہر شخص کے حالات مختلف ہیں اور دین کی خدمت کرنا بھی ضروری ہے۔ اس لئے ہماری جماعت میں خدا کے فضل سے اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے خدمت دین کے مواقع بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ دین کی خدمت کے لئے جب بلایا گیا تو چند ایک اچھے لکھے پڑھے لوگوں نے اپنے نام پیش کئے۔ اگرچہ وہ تھوڑے تھے لیکن بنیاد رکھ دی گئی کہ دین کا کام کرنا ہے۔ پھر ایک وقت آیا کہ امام وقت نے تین سال کے لئے وقف کی سکیم پیش فرمائی اور کہا کہ جو لوگ وقف کریں وہ باہر نکل جائیں ہم انہیں کچھ عرصہ کے لئے اخراجات کی رقم دیں گے۔ اس کے بعد وہ خود کفیل ہو جائیں جو کام ان سے بن پڑے وہ کریں اور اپنے اخراجات خود اٹھائیں۔ پھر تین سالہ وقف کے بعد زندگی وقف کا دور ایک دفعہ پھر آ گیا۔ اور امام وقت نے جماعت کے افراد سے چاہا کہ وہ خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اس عرصے میں وقف جائیداد کا بھی دور آیا۔ جہاں تک وقف زندگی کا تعلق ہے ہر قسم کے لوگ آگے آئے۔ حتیٰ کہ سکولوں کے طالب علم جماعت در جماعت حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے شروع ہو گئے اور زیادہ تعلیم یافتہ لوگ بھی آگے آئے۔ یہ وقف زندگی کا دور خاصا وسیع رہا اور انہیں میں سے اکثر لوگوں کو بیرونی ممالک میں دین کی خدمت کے لئے بھیجا گیا۔ پھر وقف زندگی کا ایک اور دور آیا۔ اسے وقف عارضی کہا گیا۔ وقف عارضی کے متعلق حضرت امام جماعت الثالث نے فرمایا:-

جہاں تک وقف عارضی کا تعلق ہے اس میں پندرہ دن ایک خاص شکل میں قربانیاں دینے کا سوال ہے۔ (وقف عارضی تو ہم نے نام رکھ دیا ہے) جانے والے بھی روحانی اور اخلاقی طور پر اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور جہاں ان کو بھیجا جاتا ہے وہ بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان کی طرف سے بھی مجھے غالباً ہزاروں خطوط وصول ہو چکے ہیں کہ انہیں وقف عارضی کے وفود کے آنے سے اور ان کے ساتھ ملاپ کرنے سے اور ان سے باتیں کرنے سے اور ان کا نمونہ دیکھ کر' بہت فائدہ پہنچا ہے۔ پس اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ وقف عارضی بھی خدا کے فضل سے جاری ہے اور جماعت کے دوست مختلف علاقوں میں اپنے خرچ پر جا کر دینی امور سرانجام دیتے ہیں۔

اس کے بعد وقف کا ایک اور دور آیا جس میں حضرت امام جماعت الرابع نے وقف نو کی سکیم کا اعلان فرمایا بچہ کی پیدائش سے پہلے والدین وقف کرتے ہیں اور ارادہ یہ ہوتا ہے کہ ہم نے تو وقف کر دیا ہے بلوغت کو پہنچ کر یہ پیدا ہونے والا بچہ خود بھی وقف کرے گا۔ اس وقف نو میں بھی ہزاروں افراد شامل ہو چکے ہیں اور خدا نے چاہا تو یہ سکیم آج سے پندرہ بیس سال کے بعد ایسا رنگ لائے گی جسے دنیا کا ایک انوکھا انقلاب کہا جا سکے گا۔ اپنی زندگیاں بہتر بنا کر دنیا بھر کی زندگیاں بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن سعی کی جائے گی۔

پس ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر شخص کے لئے وقف کی راہ کھلی ہے۔ وہ تھوڑے عرصہ کے لئے وقف کرے۔ ساری زندگی کے لئے وقف کرے۔ والدین پیدا ہونے والے بچہ کو وقف کریں۔ یہ ایک ایسی سعادت ہے جو ہماری جماعت کے علاوہ کسی اور جگہ میسر نہیں۔

ہر ایک شخص اسے میری آنکھ سے دیکھے
ہر ایک شخص اسے میرے دل سے پیار کرے
میں اپنی دوری کو بھی قُرب مان لیتا ہوں
مِری طرف وہ اشارہ تو ایک بار کرے

ابوالاقبال

بگولوں ' آبلوں' خاروں کا تذکرہ نہ کرو
جنوں کی راہگزاروں کا تذکرہ نہ کرو

اُٹھا رہا ہُوں سفر کی صعوبتیں تنہا
رہِ وفا میں سہاروں کا تذکرہ نہ کرو

ہمیں تو آگ بھی گُلزار ہو کے ملتی ہے
ہمارے ساتھ شراروں کا تذکرہ نہ کرو

وفا کا ذکر ہی محفل میں ہو اگر مقصود
تو مجُھ سے پھر مرے یاروں کا تذکرہ نہ کرو

بھنور میں ناؤ کو جب ڈال ہی دیا اُس نے
تو ناخُدا سے کناروں کا تذکرہ نہ کرو

رگرے ہیں آنکھ سے آنسو بھی کہکشاں کی طرح
تُم آسماں کا ستاروں کا تذکرہ نہ کرو

نیا ہُنر بھی ہو جولانگہ جہاں میں کوئی
پرانے شاہسواروں کا تذکرہ نہ کرو

خزاں سے ہو گئی ویراں رَوش رَوش محمودؔ
اب اس چمن میں بہاروں کا تذکرہ نہ کرو

ڈاکٹر محمود الحسن

چندہ تحریک جدید کی
اہمیت اور برکت

○ چندہ عام کے بعد تحریک جدید کا چندہ سب سے زیادہ اہم ہے یہ بڑی برکتوں کا حامل ہے اس نے ابتدا ہی سے جماعت کی مالی قربانیوں پر حیرت انگیز طور پر اچھا اثر ڈالا ہے اس مالی قربانی کا فلسفہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے بیان فرما[illegible] اس امر کی بھرپور تلقین فرمائی کہ ہر جہت سے [illegible] میں لاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ استطاعت کے ساتھ خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ ہر فرد جماعت فخشا سے احتراز کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا مستحق ہو جائے۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں!

○ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو امسال میٹرک کے نتیجہ کے بعد 19- اگست 1996ء کو ہو گا۔ امیدواران کو ہدایت فرمائیں کہ وہ داخلہ کے لئے ابھی سے اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فوٹوز

تاریخ احمدیت مؤلفہ محترم مولانا دوست محمد شاہد نے حصہ سوئم میں لکھا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یورپ میں اشاعت کے لئے ایک کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ فرمایا۔ جس کا انگریزی ترجمہ مولوی محمد علی صاحب کو کرنا تھا۔ تجویز یہ ہوئی کہ یورپ میں چونکہ قیافہ شناسی کا علم اتنا ترقی کر چکا ہے کہ لوگ محض تصویر کے خد و خال دیکھ کر صاحب تصویر کے اخلاق کا پتہ چلا لیتے ہیں۔ لہذا اس کتاب کے ساتھ مصنف اور مترجم کی تصاویر بھی لگا دی جائیں۔ محض یہ دعوت الی اللہ و دینی ضرورت تھی جس کی بنا پر حضرت صاحب نے اپنا فوٹو اتروایا۔ خود فرماتے ہیں۔

"میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے۔ اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ میں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے۔ اور مجھ سے زیادہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہو گا۔ لیکن میں نے دیکھا کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اول خواہش مند ہوتے ہیں کہ اس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر محض ان کی تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں..."

میاں معراج دین صاحب عمر (انار کلی) لاہور ایک فوٹو گرافر لائے جس نے حضرت صاحب کے تین فوٹو کھینچے۔ دو رفقا کے گروپ میں اور ایک پورے قد کا علیحدہ۔ دوسرے گروپ میں معمولی تبدیلی کے ساتھ پہلے گروپ کے بزرگ رفقا بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت صاحب کی عادت غض بصر کی تھی۔ فوٹو گرافر بار بار عرض کرتا تھا کہ حضرت صاحب آنکھیں ذرا کھول کر رکھیں۔ ورنہ فوٹو اچھی نہیں آئے گی اس کے اصرار پر حضرت صاحب نے ایک مرتبہ تکلیف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا۔ مگر وہ پھر نیم بند سی ہو گئیں۔ فوٹو گرافر نے حضرت صاحب سے لباس اور نشست کے متعلق بھی معروضات کیں۔ مگر حضرت نے انتہائی سادگی اور بے تکلفی سے فوٹو کھچوایا۔ اور یہی رنگ تصویر میں بھی جلوہ گر رہا۔

بعد ازاں میاں معراج الدین صاحب نے ان فوٹوؤں کی طباعت کا انتظام کر کے 10۔ اگست 1899ء کو بذریعہ الحکم ان کی اشاعت کا باقاعدہ اعلان شائع کر دیا۔ یہ فوٹو جو پہلا پورے قد کا فوٹو ہے حضرت مفتی محمد صادق کی کتاب "ذکر حبیب" میں بھی شائع شدہ ہے۔

حضرت صاحب کے اور کتنے فوٹو لئے گئے اور کہاں کہاں؟

ابتدائی فوٹوؤں کے بعد حضرت صاحب کے اور بھی متعدد فوٹو لئے گئے جن کی معین تعداد کا بتانا تو مشکل ہے البتہ سلسلہ کے لٹریچر سے معلوم ہوتا ہے کہ اگلے ہی سال "خطبہ۔". کے موقعہ پر 11۔ اپریل 1900ء کو بوقت عصر بیت اقصیٰ میں ایک گروپ فوٹو لیا گیا۔ یہ فوٹو ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہوری نے لیا تھا۔ 17۔ نومبر 1900ء کو ایک یورپین سیاح (T.Dexon) ٹی۔ ڈکسن۔ نے حضرت صاحب کے تین فوٹو لئے۔ جس میں سے دو تو حضرت صاحب کے خدام کے ساتھ تھے اور ایک فوٹو حضرت صاحب کا تھا۔ 1902ء میں حضرت صاحب کا ایک پورے قد کا فوٹو "ریویو آف ریلیجنز" انگریزی 1902ء صفحہ 423 پر شائع ہوا۔ جو البائن پریس لاہور میں طبع ہوا۔ حضرت صاحب کا ایک گروپ فوٹو حضرت صاحب کے سیالکوٹ کے رفقاء کے ساتھ نومبر 1904ء میں کھینچا گیا۔ ایک اور گروپ فوٹو بھی لیا گیا۔ جس میں ایک طرف ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب گوڑیانوی اور دوسری طرف ڈاکٹر مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب تھے۔ ان کے علاوہ ایک اور فوٹو ایسا بھی ملتا ہے جس میں حضرت صاحب کے ساتھ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کھڑے ہیں۔ موخر الذکر کس سال لئے گئے اس کی تعیین نہیں ہو سکی۔ قادیان میں حضرت صاحب کے فوٹو اکثر و بیشتر بیت اقصیٰ میں لئے گئے۔ مگر بعض مدرسہ "تعلیم الاسلام" یا نواب محمد علی خان صاحب کے مکان (واقع اندرون شہر) کے صحن میں بھی کھینچے گئے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں حضرت صاحب کے قلمی فوٹو بھی شائع ہوئے۔ مثلاً الحکم 31۔ جنوری 1904ء کی اشاعت میں پورے قد کا قلمی فوٹو چھپا۔ حقیقتہ.... کے عربی حصہ الاستفتاء (15۔ اپریل 1907ء) میں حضرت صاحب کی شبیہ مبارک کا خاکہ قلم سے نقل (TRACE) کر کے شائع ہوا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فوٹو کی "ریویو آف ریلیجنز" انگریزی (1902ء تا 1905ء) کے ذریعہ سے جب مغربی ممالک میں اشاعت ہوئی تو حضرت صاحب کی خدمت میں کئی لوگوں کی چٹھیاں آئیں کہ ہم نے آپ کی فوٹو غور سے دیکھی ہے۔ علم فراست کی رو سے ہمیں یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ جس کی یہ فوٹو ہے وہ ہرگز کاذب نہیں۔ ایک امریکی خاتون نے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ یہ فوٹو دیکھتی رہوں۔ یہ تو بالکل (-) کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ ایک اور قیافہ شناس لیڈی نے کہا کہ "یہ (-) کی سی صورت ہے" بعض بڑے بڑے لوگوں نے اسے دیکھ کر کہا کہ

"He is a great thinker"

یعنی بہت سوچنے والا انسان ہے۔ علم قیافہ کے ایک اور انگریز ماہر کے سامنے جب حضرت صاحب کی فوٹو رکھی گئی تو وہ بڑے غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ کسی اسرائیلی (-) کی فوٹو ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی تصویر کی عام اشاعت کو جو دعوت الی اللہ کی ضرورت کے بغیر محض نمائش کے طور پر ہو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ کہ اس طرح رفتہ رفتہ بدعات شروع ہو جاتی ہیں۔ اور شرک تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

چنانچہ حضرت شیخ حبیب الرحمان صاحب (حاجی پورہ) کا بیان ہے کہ "جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا فوٹو لیا گیا تھا میں نے وہ فوٹو خریدا۔ اور اس پر فریم اور شیشہ بھی لگوایا۔ جب میں قادیان گیا اور حسب دستور تنہائی میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کہ میں نے حضرت صاحب فوٹو خریدا نشست گاہ میں دیوار پر لگایا جاوے۔ حضرت صاحب نے فرمایا نہیں۔ ہمارا اس فوٹو سے یہ منشا نہ تھا کہ لوگ خریدیں اور اپنے پاس رکھیں۔ ہم نے صرف ولایت بھیجنے کی غرض سے یہ فوٹو کھنچوایا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ اب میں اس کو خرید چکا ہوں اس کو کیا کیا جائے۔ فرمایا کہ کسی صندوق میں ڈال چھوڑو۔ ایسی جگہ نہ رکھو کہ لوگ آئیں اور دیکھیں۔ اس طرح تصویروں کی پرستش ہو جاتی تھی۔"

ایک دفعہ آپ کی زندگی میں کسی نے کارڈ کی پشت پر آپ کی فوٹو شائع کر ڈالی۔ آپ کو پتہ چلا تو یہ کارڈ آپ نے تلف کرا دئے اور جماعت کو ہمیشہ کے لئے یہ نصیحت فرمائی کہ

"میں ایسی اشاعت کا سخت مخالف ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص ہماری جماعت میں سے ایسے کام کا مرتکب ہو۔ ایک صحیح اور مفید غرض کے لئے کام کرنا اور امر ہے اور ہندوؤں کی طرح جو اپنے بزرگوں کی تصویریں جا بجا در و دیوار پر نصب کرتے ہیں یہ اور بات ہے۔ ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ ایسے لغو کام شرک ہو جاتے ہیں۔ بڑی بڑی خرابیاں ان سے پیدا ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ہندوؤں اور عیسائیوں میں پیدا ہو گئیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ جو شخص میری نصائح کو عظمت اور عزت کی نظر سے دیکھتا ہے اور میرا سچا پیرو ہے وہ اس حکم کے بعد ایسے کاموں سے دست کش رہے گا ورنہ وہ میری ہدایتوں کے برخلاف اپنے تئیں چلاتا اور (احکام دین) کی راہ میں گستاخی سے قدم رکھتا ہے۔"

ایک اچھی بات

لوگوں میں سے اچھا وہ شخص ہے جس کی عمر لبی ہو اور اس کے اعمال اچھے ہوں۔

میرا کالم

ابن العطاء

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ دنیا کی ہر بے رہروی کا علاج خدا خوفی ہے۔ اگر انسان کو اس بات کا یقین ہو کہ خدا تعالیٰ اس سے کیا چاہتا ہے اور وہ اس بات کا پختہ ارادہ کر لے کہ اسے خدا تعالیٰ کی خوشنودی چاہئے تو وہ کبھی کوئی غلط کام نہیں کر سکتا۔ نہ جھوٹ بول سکتا ہے نہ بد دیانتی کر سکتا ہے۔ نہ ظلم کر سکتا ہے نہ رشوت لے سکتا ہے نہ کسی کو فائدہ پہنچانے کے لئے کسی اور کے نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ لیکن لازم یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لائے۔ اس کی صفات پر ایمان لائے۔ اور یہ بات خوب خوب جان لے کہ خدا تعالیٰ کسی غلط بات کی اجازت نہیں دیتا۔ اور جب تک خدا تعالیٰ کا کہنا نہ کیا جائے اس کی خوشنودی حاصل نہیں ہو سکتی۔ دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے اس کا اندازہ لگانے کے لئے کسی بھی شعبے کا تجزیہ کر کے دیکھئے۔ جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ بد دیانتی کی جا رہی ہے۔ دھوکا دہی اور فریب کو شیر مال سمجھا جا رہا ہے۔ کسی کی ٹانگ کھینچی جا رہی ہے۔ کسی کو بلا جواز سیڑھی پر چڑھایا جا رہا ہے۔ یہ سب کچھ ہو تا ہے۔ لیکن اس کے باوجود آج ہر شخص کے شکوہ و شکایت کے باوجود یوں لگتا ہے کہ یہ سب کچھ ہوتا رہے گا۔ جب تک خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا نہ ہو انسان سچی بات کیوں کرے گا۔ اور دوسروں کو سچ پر ڈالنے کی کوشش کیوں کرے گا۔

رشوت کا بازار اس طرح گرم ہو جاتا ہے کہ اس کی شدید گرمی کو محسوس کرتے ہوئے بھی لوگ اس میں سرگرم رہتے ہیں۔ ہمارے ایک دوست نے بتایا اور وہ فوج میں میجر تھے کہ فوج میں بار بار اس بات کی تلقین کی کہ رشوت نہ لی جائے۔ لیکن جب وہ کچھ کاغذات کسی دفتر میں جمع کروانے گئے اور انہوں نے اس وقت میجر کی وردی بھی پہنی ہوئی تھی تو جس کلرک سے انہیں واسطہ پڑا وہ کہنے لگا۔ سو روپیہ ادا کیجئے۔ ادا کیجئے کا یہ مطلب نہیں کہ دفتر کو ادا کیجئے۔ بلکہ اس

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ ادیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

لجنہ اماء اللہ کراچی کی شائع کردہ سیرت و سوانح حضرت محمد ﷺ (بطرز سوال و جواب) میں سے ماخوذ ایک مضمون۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ

سوال۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ولادت کب ہوئی؟ والدین کون تھے۔ ان کا لقب اور کنیت کیا تھی۔

جواب۔ 4 نبوی کی ابتدا میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد حضرت ابوبکرؓ اور والدہ ام رومان تھیں۔ لقب صدیقہؓ اور کنیت ام عبداللہ تھی۔

۔پانچ سو درہم مہر مقرر ہوا۔ نکاح کے وقت آنحضرت ﷺ کی عمر 55 سال تھی۔ آپؓ کی ازدواج میں آپؓ واحد کنواری تھیں جبکہ باقی امہات المومنین بیوہ یا مطلقہ ہونے کی صورت میں آپؐ کے نکاح میں آئیں۔ ان کا نکاح خاص خدائی منشاء کے ماتحت ہوا۔ ان کے نکاح سے پہلے آپؐ نے خواب دیکھا کہ ایک فرشتہ آپؐ کے سامنے ایک ریشمی رومال پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ آپ اس رومال کو کھولتے ہیں تو اس میں حضرت عائشہؓ کی تصویر پاتے ہیں۔ ان سے چھوٹی عمر میں شادی کرنے کا آپ کا منشا یہ تھا کہ آپ شروع سے ہی ان کی تربیت اپنی منشا کے مطابق کر سکیں۔ تا انہیں آپؐ کی صحبت میں رہنے کا لمبا عرصہ مل سکے اور وہ عظیم الشان کام کی اہل بنائی جا سکیں۔ جو ایک شارع نبی کی بیوی پر عائد ہوتا ہے۔ ان کا ذہن اور حافظہ غضب کا تھا اور آپؐ کی تعلیم و تربیت کے ماتحت انہوں نے نہایت سرعت سے حیرت انگیز طور پر ترقی کی۔ مسلمان خواتین کی اصلاح اور تعلیم و تربیت کا وہ کام سرانجام دیا جس کی نظیر نہیں ملتی۔ احادیث نبویؐ کا ایک بہت بڑا حصہ حضرت عائشہؓ کی روایات پر مبنی ہے۔ یہاں تک کہ بڑے بڑے صحابہ بھی ان سے فیض حاصل کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ کو عورتوں میں وہ درجہ حاصل ہے جو عرب کے بہترین کھانے ثرید کو دوسرے کھانوں پر حاصل ہوتا ہے۔ رخصتی شوال 2 ہجری میں۔

بعض خصوصیات میں دوسری ازواج مطہرات میں خاص امتیاز حاصل تھا۔ مثلاً

(1) آنحضرت ﷺ آپؓ سے بہت پیار کرتے تھے۔

(2) آپؐ کا انتقال ان کے حجرے میں ہوا۔

(3) آپؐ آخری وقت میں ان ہی سے سہارا لگائے ہوئے تھے۔

(4) آپؐ کو آخری وقت میں مسواک انہوں نے ہی اپنے دانتوں سے نرم کرکے پیش کی۔

(5) آپؐ کا مزار ان کے حجرے میں ہے۔

(6) آپؐ کے نکاح میں آنے والی کنواری زوجہ بھی تھیں۔

(7) سب سے زیادہ احادیث ان سے روایت ہیں جن کی تعداد دو ہزار دو سو تک ہے۔

(8) جنگ بدر میں اسلام کا پرچم انہی کی اوڑھنی سے بنایا گیا۔

(9) افک کا واقعہ بھی انہی کے ساتھ پیش آیا جس کا ذکر سورۃ نور میں ہے۔

حضرت عائشہؓ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد کم و بیش 48 سال زندہ رہیں۔

58 ہجری کے ماہ رمضان میں آپؓ کا انتقال ہوا۔ اس وقت ان کی عمر قریباً اڑسٹھ سال تھی۔

سوال۔ شریعت میں نکاح کی کیا اغراض بیان ہوئی ہیں..؟

جواب (1) انسان کا جسمانی اور اخلاقی اور روحانی بیماریوں اور ان کے بدنتائج سے محفوظ ہو جانا۔ اس صورت کو عربی میں احصان کہتے ہیں۔

(2) بقائے نسل یعنی انسانی نسل کا سلسلہ قائم رہے اور بہتر سے بہتر نسل پیدا ہو۔

(3) حصول رفیق حیات اور سکینت قلب یعنی خاوند کو بیوی میں۔ بیوی کو خاوند میں رفیق حیات میسر آجائے۔ اور ہر دو ایک دوسرے کے تعلق میں تسکین قلب پائیں۔

(4) محبت اور رحمت کے تعلقات کی توسیع۔ یہ کہ خاوند اور بیوی کے متعلقین کے درمیان رشتہ وداد و اتحاد قائم ہو جائے۔ اور نسلی رشتہ داری کے تعلق کے علاوہ رحمی رشتہ داری و تعلق کے ذریعہ بھی مختلف خاندانوں اور مختلف قوموں کے درمیان محبت اور رحمت کی زنجیر سے منسلک ہو جانے کے مواقع میسر رہیں۔

سوال۔ آنحضرت ﷺ کے تعدد ازدواج کی کیا حکمتیں تھیں؟

جواب۔ آنحضرت ﷺ کے تعدد ازدواج کی عام اغراض تو وہی تھیں جو اوپر بیان ہو چکی ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ آپؐ کے مخصوص حالات کے ماتحت آپؐ کی شادیوں کی بعض خاص وجوہات بھی تھیں۔ مثلاً

(1) آپ کے ذاتی نمونہ سے بعض جاہلانہ رسوم اور غلط عقائد کی عملی تردید۔

(2) بعض بیویوں کو آپ کی تربیت میں رکھ کر ان کے ذریعہ اسلامی شریعت کے اس حصہ کا استحکام جو مستورات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور مسلمان عورتوں کی تعلیم و تربیت مثلاً۔ متبنّیؐ کی

باقی صفحہ 6 پر

تعارف کتب..............

مولانا عبدالباسط شاہد

روئیداد جلسہ۔ جوبلی (1939ء)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی نہایت کامیاب رہنمائی و قیادت کے پچیس سال پورے ہونے پر خوشی و شکر کے جذبات کے اظہار کے لئے 1939ء کے جلسہ سالانہ کو جوبلی کا جلسہ قرار دیا گیا۔ مکرم مولانا عبدالرحیم درد سیکرٹری کمیٹی جوبلی نے مذکورہ بالا عنوان کے تحت تمام کوائف بیان کرنے کے لئے ایک کتاب شائع فرمائی۔ آپ لکھتے ہیں۔

"26 مارچ 1939ء کو جلسہ جوبلی کے پروگرام کی تکمیل کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی جس کے صدر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب مقرر کئے گئے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور ناظر صاحب (اصلاح وارشاد) کو ممبر مقرر کیا گیا اور خاکسار کو سیکرٹری "اس کمیٹی کی تجاویز مجلس مشاورت میں پیش ہوئیں اور مشاورت کی سفارش کے ساتھ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں پیش ہوئیں۔ اور آپ نے ان کے متعلق اپنا فیصلہ فرمایا۔ جملہ انتظامات کے لئے مندرجہ ذیل کمیٹی بنائی گئی۔

چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب صدر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ناظر صاحب (اصلاح وارشاد) ناظر صاحب ضیافت سیکرٹری (مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب درد)

اسی جوبلی کی تقریب کی مناسبت سے "لوائے احمدیت" تیار ہوا اور اس جلسہ میں پہلی دفعہ لہرایا گیا جھنڈے کے ڈیزائن وغیرہ کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہوئی جو حضرت میر محمد اسحاق صاحب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پر مشتمل تھی۔ اس کمیٹی نے بہت محنت اور غور وخوض سے جھنڈے کے مختلف ڈیزائن حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کئے۔ حضرت صاحب کی منظوری کے بعد اس کی تیاری کا کام شروع ہوا۔ حضرت صاحب کی خواہش اور ہدایت کے مطابق اس مقصد کے لئے جو چندہ جمع کیا گیا وہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ سے ہی لیا گیا۔ روئی بونے۔ کاتنے بننے کے تمام مراحل بھی ایسے خوش قسمت افراد کے ہاتھوں انجام پائے جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیارت کی سعادت پائی تھی۔ 9x18 فٹ کا جھنڈا 621 فٹ اونچے پائپ پر جلسہ سے قبل حضرت صاحب نے دعاؤں کے ساتھ اپنے مبارک ہاتھوں سے لہرایا۔ حضرت صاحب نے تمام حاضرین جلسہ سے بڑے موثر و پرجوش طریق پر عہد لیا....

خوشی کے اس موقع پر قادیان کے مینار پر بہت خوبصورت روشنیوں سے چراغاں کیا گیا۔ حمد کے ترانے گاتے ہوئے مختلف جماعتوں کے جلوس جلسہ گاہ میں پہنچے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں مندرجہ ذیل ایڈریسز پیش کئے گئے۔

1۔ صدر انجمن احمدیہ۔ 2۔ جماعت ہائے ہندوستان 3۔ جماعت ہائے آسام 4۔۔ جماعت ہائے بنگال 5۔ جماعت ہائے بہار 6۔ جماعت ہائے صوبہ سرحد 7۔ احمدی طلبہ علی گڑھ یونیورسٹی 8۔ آل انڈیا نیشنل لیگ 9۔ خدام الاحمدیہ 10۔ جماعت بلاد عربیہ 11۔ جماعت ہائے مشرقی افریقہ 12۔ جماعت چینی ترکستان 13۔ جماعت ہائے ملایا سنگاپور 14 جماعت ہائے شرق الہند حضرت صاحب نے ان ایڈریسز کے جواب میں ایک پر معارف خطاب فرمایا جس میں آپ نے متعدد اہم مسائل پر روشنی ڈالی۔ اپنی ذات پر ہونے والے خدا تعالیٰ کے غیر معمولی احسانات اور فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

.....بظاہر میں نے دنیا میں کوئی علم حاصل نہیں کیا۔ حتیٰ کہ اپنی زبان تک بھی صحیح نہیں سیکھی یہ سب اللہ تعالیٰ کا احسان اور فضل ہے کہ (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کی دعاؤں کو قبول کرکے اس نے مجھے ایک ایسا گر بتا دیا کہ جس سے مجھے ہر موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت حاصل ہو جاتی ہے۔ میں ہمیشہ یہی کہا کرتا ہوں کہ میں تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ہتھیار کی مانند ہوں.... یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے ہیں اگر وہ نہ کرتا تو نہ مجھ میں طاقت تھی اور نہ آپ میں۔ نہ میرے علم نے کوئی کام کیا اور نہ آپ کی قربانی نے۔ جو کچھ ہوا خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوا۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے ایڈریس پیش کرنے والے احباب اور جماعتوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا "میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان سب کو (اللہ آپ کو احسن جزا دے) کہتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی کے جو دن باقی ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دین کی خدمت۔ (دین حق) کی تائید اور اس کے غلبہ اور مضبوطی کے لئے صرف کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ تا جب اس کے حضور پیش ہونے کا موقع ملے تو شرمندہ نہ ہوں اور کہہ سکوں کہ تو نے جو خدمت میرے سپرد کی تھی تیری ہی توفیق سے میں نے اسے ادا کر لیا۔ پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنا فضل نازل کرے اور نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے جس کے دل میں بھی کوئی کمزوری ہو اسے دور کرے۔ اخلاص میں مضبوط کرے اور ہماری زندگیوں کو اپنے لئے وقف کردے۔ ہماری زندگیوں کو بھی خوشگوار بنائے اور ہماری موتوں کو بھی۔ تا جب جنتی سنیں تو خوش ہوں کہ اور پاکیزہ روحیں ہمارے ساتھ

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے جی نجم دولیاہ جٹاں- آزاد کشمیر

مکرم فضل احمد صاحب

میرے دادا جان مکرم فضل احمد صاحب 1896ء میں ریاست جموں و کشمیر کے مقام گلھوتی تحصیل راجوری ضلع ریاسی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام منگو خان تھا۔ اوائل عمر میں آپ نے جنگ عظیم اول 1914ء-1918ء) میں عراق کی طرف سے حصہ لیا۔ وطن واپسی پر آپ کی ملاقات حضرت مولوی محمد حسین صاحب (المعروف سبز پگڑی والے) سے ہوئی۔ انہوں نے آپ کو احمدیت کے بارے میں بتایا۔

آپ قادیان گئے اور قریباً تین ماہ تک قیام کیا اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو جوبلی والے سال یعنی 1939ء میں امام جماعت احمدیہ الثانی... کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی اور یوں آپ کو خاندان میں سب سے پہلے بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ بیعت کے ضمن میں ایک دلچسپ واقعہ یاد آیا۔ بیعت سے قبل آپ میر محمد اسحاق صاحب کے پاس ملاقات کے لئے گئے تو کسی نے سہواً یا عمداً آپ کی ٹوپی اٹھا لی۔ اس پر آپ نے میر صاحب سے شکایت کی کہ میرا تو یہاں کچھ اور دیکھنے اور حاصل کرنے کا ارادہ تھا لیکن یہاں تو معاملہ برعکس لگتا ہے۔ اس پر میر صاحب مسکرائے اور ازراہ ہمدردی نئی ٹوپی دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ رکھ لو اور کہیں اس وجہ سے بیعت کرنے سے پیچھے نہ رہ جانا"

میر صاحب نے آپ کے پرانے نام پیراں دتہ کی بجائے نیا نام "فضل احمد" رکھ دیا۔ جب واپسی پر آپ نے اپنی بیوی کو اپنی بیعت کے بارے میں بتایا تو آپ کی بیوی نے بجائے کوئی حیل و حجت کے آپ کو کہا کہ "آپ میری بیعت بھی لکھ کر بھیج دیں۔" اور یوں اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے ایک روحانی عظمت سے عاری دل روح کو دین حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر ہو دل میں خوف کردگار

ابتداء میں آپ کو بھائیوں اور دیگر قرابت داروں کی طرف سے مخالفوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن بالآخر آپ کی خندہ پیشانی، مستقل مزاجی، احمدیت کی برکت اور سب سے بڑھ کر یہ کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم اور اس کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ آپ کے بھائیوں نے بھی یکے بعد دیگرے شمع احمدیت کے پروانوں میں اپنے نام رقم کروالئے۔

آپ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے البتہ کلام الٰہی جانتے تھے اور بڑی ہی خوش الحانی سے روزانہ تلاوت کیا کرتے تھے۔ بیعت کے بعد تو آپ کی کایا ہی پلٹ گئی اور آپ کی زندگی میں ایک انقلاب عظیم برپا ہو گیا۔ آپ اپنے خاندان سمیت 1947ء کو پاکستان نقل مکانی کر آئے اور دولیاہ جٹاں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر میں سکونت پذیر ہوئے۔ آہستہ آہستہ دیگر قرابت داروں کا آنا جانا بھی شروع ہوا اور یوں دولیاں جٹاں میں ایک مختصری جماعت کا قیام عمل میں آیا جو کہ اب محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ کئی نفوس پر مشتمل ہے۔

جب سے راقم الحروف نے ہوش سنبھالا۔ دادا جان کو ہمیشہ دین کے کاموں میں ہمہ تن مصروف ہی پایا۔ عبادت کے ضمن میں ایک واقعہ یاد آیا۔ آخری ایام میں آپ محترم چچا جان (راجہ محمد یعقوب صاحب کارکن تحریک جدید حال ربوہ) کے ہاں مقیم تھے۔ اس وقت خاکسار بھی ربوہ میں ہی ہوتا تھا۔ کئی بار ایسا ہوا کہ ابھی صبح کی عبادت میں دو تین گھنٹے باقی رہتے تھے کہ دادا جان اپنی کمزوری صحت کے باوجود اٹھ کر وضو کرتے اور عبادت گاہ جانے کو تیار ہو جاتے تھے۔ بعض مرتبہ محترم چچا جان عمداً آپ کو بوجہ ضعف فجر کے لئے نہ اٹھاتے تو آپ شدید ناراضگی کا اظہار کرتے۔

ایک اور خاص بات جو خاکسار نے نوٹ کی کہ دادا جان اکثر رو رو کر یہ دعا کرتے تھے کہ "اے میرے اللہ! میں بہت ہی تقصیر وار ہوں تو مجھے بخش دے۔" اور پھر سب رشتے داروں کا نام لے کر رو رو کر دعائیں کرتے نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بھی رو رو کر دعائیں کرتے۔

جماعتی کاموں میں آپ ہمیشہ پیش پیش رہے۔ تنظیمی اعتبار سے دولیاہ جٹاں کی جماعت کے لئے آپ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ آپ تا دم زیست جماعت احمدیہ دولیاں جٹاں کے پہلے صدر کی حیثیت سے اپنے فرائض احسن طریق سے ادا کرتے رہے۔ جس کی نہ صرف اپنوں نے بلکہ غیروں نے بھی تعریف کی ہے۔ آپ نے دولیاہ جٹاں اور گرد و نواح میں احمدیت سے متعلق ہونے والی اکثر بحثوں اور مناظروں میں حصہ لیا۔

آپ کا اخلاق، اپنوں اور بیگانوں سے تعلقات نہایت خوشگوار تھے۔ آپ کے جاننے والوں میں شاید کوئی ایسا ہو، جس نے آپ سے شکوہ کیا ہو۔ اگر کوئی کسی مسئلے پر سخت بات بھی کہہ دیتا تو آپ تحمل مزاجی کا مظاہرہ کرکے جواب نہ دیتے۔ لیکن جب کوئی دین حق کے مخالف کوئی بات کہتا تو اس کا ہر ممکن طریق سے دفاع کرتے۔ الغرض آپ انتہائی شریف النفس اور مشفق انسان تھے۔ اپنے قریبی عزیزوں اور پوتے پوتیوں سے بے پناہ محبت کرتے تھے اور رات دن سب کی کامیابی کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔

دادا جان کی آخری شدید خواہش تھی کہ "اللہ تعالیٰ مجھے صد سالہ جشن احمدیت دیکھنا نصیب کرے" اللہ تعالیٰ نے من و عن آپ کی دعا قبول کی اور آپ کو تاریخ احمدیت کے عظیم الشان صد سالہ جشن کو دیکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔

آپ دولیاہ جٹاں سے بوجہ زیادتی ضعف ربوہ تشریف لے آئے۔ آپ کو کوئی خاص بیماری نہ تھی۔ رفتہ رفتہ کمزوری سے صحت بگڑتی چلی گئی اور بالآخر آپ نے 4- اپریل 1989ء کو بعمر 93 سال مشیت الٰہی سے اس دار فانی سے دار ابدی کی سورخت سفر باندھا۔ آپ موصی تھے۔ محترم میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ آپ نے پسماندگان میں سے دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ ایک کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ دوسرے مکرم راجہ عبد اللطیف صاحب (صدر جماعت احمدیہ دولیاہ جٹاں) ہیں۔ آخر میں خدائے لم یزل کے آستانے پر بصد ادب التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور سب پسماندگان کو آپ کے نقش قدم پر چل کر زیادہ سے زیادہ سلسلہ عالیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 3

کلرک کی جیب میں ڈالئے۔ میجر صاحب کہنے لگے ہم اتنا زور مار رہے ہیں کہ لوگ رشوت نہ لیں اور سنا جاتا ہے کہ لوگ فوج سے ڈرتے بھی ہیں۔ میں ایک فوجی ہوں اور اس وقت فوجی وردی میں بھی ہوں۔ اور تم مجھ سے رشوت مانگ رہے ہو۔ وہ کلرک کہنے لگا اگر آپ نے کاغذات جمع کروانے ہیں تو سو روپیہ نکالئے ورنہ آپ کی مرضی میجر صاحب کہنے لگے مجھ سے پچاس لے لو۔ وہ کہنے لگا کہ یہ کوئی مذاق کی بات ہے؟ کاغذات جمع کروانے ہیں تو سو روپیہ نکالئے ورنہ میرا وقت نہ ضائع کیجئے۔ چنانچہ انہوں نے سو روپیہ اس کی ہتھیلی پر رکھا اور کاغذات جمع کروائے۔

لیکن یہ تو ایک واقعہ ہے ہر دفتر میں رشوت لی جاتی ہے۔ گزشتہ دنوں ایک عزیزہ نے بتایا کہ "وہ سکول چلا رہی ہے بچوں کے امتحانات کے نتائج لے کر وہ محکمہ تعلیم میں گئیں تو انہوں نے کہا کہ اگر آپ نے حسب منشاء نمبر لگوانے ہیں تو اتنے روپے لگیں گے۔ نمبر تو لگنے ہیں پرچوں پر۔ لیکن نہیں۔ لگتے تو پرچوں پر ہی ہیں۔ لیکن لگانے والے کو کچھ دینا پڑے گا۔ پھر آپ حسب منشا نمبر لگوا لیجئے۔ اور جا کر اعلان کر دیجئے کہ آپ کے سکول کے تمام بچے یا اکثر بچے فسٹ ڈویژن میں پاس ہو گئے ہیں۔ بڑی حیرانگی ہوئی۔ کہ محکمہ تعلیم میں بھی یہ بات جاری و ساری ہے۔

ابھی کل ہی ہم نے اخبارات کی ہڑتال کے متعلق بی۔بی۔سی کا پروگرام سنا۔ اخبارات کے مالکان نے اپنا موقف پیش کیا۔ تو اس کے بعد صحافیوں کی باری آئی۔ صحافیوں نے مالکوں کو رگیدا۔ اور کہا کہ یہ لوگ جو ٹیکسوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کا موقف بالکل غلط ہے۔ یہ آڈٹ بیورو سے اپنے اخبار کی اشاعت ایک لاکھ لکھواتے ہیں اور ہوتی پچاس ہزار ہے۔ کاغذ کا کوٹا ایک لاکھ اخبار کے مطابق لیتے ہیں۔ پچاس ہزار چھاپ لیتے ہیں اور پچاس ہزار بلیک کر لیتے ہیں۔ اس بات پر بھی بڑی حیرانگی ہوئی۔ کیونکہ آڈٹ بیورو تو لوگوں کو یہ بات صحیح صحیح بتلانے کا ذمہ دار ہے کہ یہ اخبار چھپتا کتنا ہے۔ لیکن اگر وہ پچاس ہزار کی تعداد کو ایک لاکھ بتا سکتا ہے۔ تو یقیناً اس کی مٹھی بھی گرم کرنی پڑے گی۔ وہ کون سی جگہ ہے جہاں رشوت نہیں لی جاتی۔ اور غالباً لی اس لئے جاتی ہے۔ جب رشوت لینے والا نہ صرف یہ کہ رشوت کو برا نہیں سمجھتا بلکہ وہ اس سے کئی گنا زیادہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ وہ رشوت کو بھی تجارت سمجھتا ہے اگر ایک لاکھ رشوت دے کر ایک کروڑ روپیہ حاصل کیا جا سکے تو کون ہے جو رشوت کی مخالفت کرے گا۔ آخر روپیہ ہی کمانا ہے نا۔ اور یہ آسان ترین طریق ہے۔ ویسے صحافیوں نے جو کچھ کہا اس سے بات واضح ہو جاتی ہے پچاس ہزار کی تعداد کو ایک لاکھ بنانے کے لئے جو کچھ بھی دینا پڑتا ہے اس سے کئی گنا زیادہ حاصل کر لیا جاتا ہے۔ اور یہ سب کچھ ہو اس لئے رہا ہے کہ ہمارے دل میں سیاہ و سفید کا فرق نہیں رہا۔ ہمارے دل میں خدا خوفی نہیں رہی۔ ہم دنیا کو راستی کے راستے پر نہیں چلانا چاہتے۔ آپا دھاپی اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ رشوت دینے کے لئے تیار ہیں کیونکہ اس سے کہیں زیادہ ہمیں فائدہ ہو سکتا ہے۔ دراصل انسان فائدے کے پیچھے دوڑتا ہے۔ جہاں اسے فائدہ نظر آتا ہے وہ سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے دل میں خدا خوفی پیدا کرے اور ہم سب صحیح راستوں پر چلنے کا تہیہ کرتے ہوئے اس دنیا کو جھوٹ بددیانتی ظلم اور رشوت جیسی برائیوں سے نجات دلا سکیں۔

بقیہ صفحہ 4

شامل ہونے کے لئے آ رہی ہیں۔"

اس جگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ قریباً تین لاکھ روپے کی رقم جو حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کی گئی اور جو اس زمانہ کے لحاظ سے ایک بہت بڑی رقم تھی آپ اسے ذاتی استعمال میں نہ لائے بلکہ جماعت کے مختلف رفاہی کاموں میں خرچ فرمائی۔ اس سرمایہ سے چلنے والے افادہ عام کے کام آج بھی برابر جاری ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات میں سے

○ گزشتہ دنوں قائداعظم کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اس کا اہتمام انسٹی ٹیوٹ آف انجنیئرز پاکستان نے کیا تھا۔ اس موقعہ پر سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے قائداعظم کے متعلق جو تقریر کی۔ اسے ایک روزنامے نے اس طرح رپورٹ کیا۔

قائداعظم نے عدلیہ کے احترام کا درس دیا۔ ملک کا مفاد بھی اسی میں ہے۔

بطور وکیل قائداعظم نے قوم کا کیس لڑا اس وقت کی عدالتوں اور برطانوی قانون کا احترام کیا۔ کبھی سستے نعروں سے قوم کو بیوقوف نہیں بنایا۔

قائداعظم ایجی ٹیشن پر یقین نہیں رکھتے تھے اس لئے کبھی جیل نہیں گئے۔ ان کی زبان سے کبھی کوئی بے مقصد لفظ نہیں نکلا۔ وہ صدی کے سب سے عظیم رہنما ہیں۔

اس خبر کا متن اخبار نے یوں دیا۔

چیئرمین سینٹ وسیم سجاد نے کہا ہے کہ ملک کی یک جہتی و خوشحالی قائداعظم کے اقوال میں پوشیدہ ہے۔ جن سے ہمیں عدلیہ کا احترام اور قانون کی بالادستی کا سبق ملتا ہے۔ وہ ایک روزہ قائداعظم کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس کا اہتمام انسٹی ٹیوٹ آف انجنیئرز پاکستان نے کیا تھا۔"

وسیم سجاد نے کہا:۔

قائداعظم نے بطور وکیل پاکستان کا کیس لڑا اور اس وقت کی عدالتوں اور برطانوی قانون کا احترام کیا۔ انہوں نے کہا کہ برصغیر کے مسلمانوں کی کم شرح خواندگی اور ابتر اقتصادی حالت کے باوجود قائداعظم کا پیغام کسی الیکٹرانک میڈیا یا دوسرے ذرائع ابلاغ کے بغیر پورے برصغیر میں پھیلا۔ انہوں نے اپنی شخصیت اور بصیرت کے ذریعے انگریز حکمرانوں اور ہندو برادری کو آگاہ کر دیا کہ مسلمان الگ وطن چاہتے ہیں۔ الگ وطن حاصل کر کے رہیں گے۔ چیئرمین سینٹ نے کہا پاکستان نظریاتی بنیادوں پر وجود میں آیا اور برصغیر کے مسلمانوں کو آزادی قائداعظم کی تنہا جدوجہد اور دوراندیشی اور عزم واستقلال سے ملی ہے۔ جو اس صدی کے سب سے عظیم راہنما ہیں۔ قائداعظم نے کبھی لوگوں کو سستے نعروں سے بیوقوف بنانے کی کوشش نہیں کی تھی۔

انہوں نے کہا کہ قائداعظم بہت بڑی سیاسی اور مدبر شخصیت تھے۔ وہ اس وقت کے بڑے لیڈروں کی طرح ایجی ٹیشن کی سیاست میں یقین نہیں رکھتے تھے اور برطانوی حکومت کے دور میں کبھی جیل نہیں گئے۔ ان کی سیاست کی بنیاد اصولوں پر تھی۔ جو کہ کم سے کم کوششوں کے نتیجہ میں زیادہ سے زیادہ کامیابی پر محیط تھی۔ قائداعظم کے قول وفعل میں یکسانیت تھی۔ وہ جو بات کہتے تھے اس میں یقین رکھتے تھے۔ قائداعظم نے چند جلسوں میں عام آدمی کو حقیقت حال سے آگاہ کیا۔ کیونکہ انہیں زیادہ بولنے کی عادت نہیں تھی۔ انہوں نے کبھی جذباتیت کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اور ان کی زبان سے کبھی ایک بے مقصد لفظ نہیں نکلا۔

وسیم سجاد نے کہا کہ قائداعظم محمد علی جناح نے ہندو لیڈر گاندھی کی طرح کسی سمجھوتہ کانفرنس یا ملاقات میں کہی گی باتوں کا اعتراف نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ قائداعظم نے پارٹیشن کو تسلیم کرنے کے بعد کبھی اس کے خلاف بات نہیں کی۔

○ نیشنل کمیشن برائے تاریخ اور کلچر اور پاکستان اکیڈمی آف لیٹرز کے چیئرمین فخر زمان نے ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دھرنے مار کر حکومت کو ہٹانے کی کوشش کرنا بھی مزاحمتی ادب ہی کا حصہ ہے یہ تقریر لاہور کی پریس کلب میں لٹریری سوسائٹی کے زیراہتمام منعقد کئے گئے سیمینار میں کی گئی تھی۔ انہوں نے سنجیدہ اور روشن دماغ لکھاریوں سے کہا کہ انہیں چاہئے کہ ایسے گروپوں کے خلاف مزاحمت کریں جو بنیاد پرستی کو آگے رکھ کر مزاحمت کی طرف قدم اٹھاتے ہیں انہوں نے کہا اس میں کچھ شک نہیں کہ ادیب کو مزاحمتی ادب تخلیق کرنا پڑتا ہے لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایسا ادب لوگوں کو کس طرف لے جاتا ہے۔ اگر اس سے معاشرے کی بہبود حاصل ہوتی ہو تو ٹھیک ہے لیکن اگر محض مزاحمت کرنا مقصد ہو تو یقیناً یہ کردار کشی ہو سکتا ہے۔

پاکستان اکیڈمی آف لیٹرز کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس ادارے نے صوفیوں کے کلام کا ترجمہ کیا ہے اور یہ ترجمہ سات عالمی زبانوں میں کیا گیا ہے۔ اسی طرح ہم نے عالمی ادب کو اپنی زبان میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔ اور ہمیں خوشنودی کے خط بھی مل رہے ہیں۔

روس پاکستان کی گولڈن جوبلی خاصے جوش و خروش سے منانے کا اہتمام کر رہا ہے۔ وہاں قائداعظم علامہ اقبال اور ذوالفقار علی بھٹو کے متعلق کتابیں لکھی جارہی ہیں۔ انہوں نے اپنے ادارے کی کارکردگی کی تفصیل بتائی۔

آئی۔اے رحمان' ڈاکٹر سلیم اختر' نیلما سرور' ڈاکٹر سعادت سعید' کنول فیروز' آزاد کوثری' پروین ملک اور دیگر لوگوں نے بھی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مزاحمتی ادب کے مختلف پہلو اجاگر کئے۔

اکیڈمی آف لیٹرز کی اس بارے میں تعریف کی گئی کہ مزاحمتی ادب کو پاکستان کی مختلف زبانوں میں شائع کیا گیا ہے۔

○ سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے کہا ہے کہ اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ہم تاریخی حقائق کو اور قائداعظم کے کارناموں کو اگلی نسلوں تک پہنچائیں۔ آپ نے کہا کہ قائداعظم کی ایسی مسحور کن شخصیت تھی کہ ان کے نظریات دلوں میں گھبتے چلے جاتے تھے۔ آپ ایک انتہائی بہادر شخص تھے اور اپنی سوچ اور سمجھ کے مطابق اپنی بات کو منوالینے کا گر جانتے تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اس صدی کے سب سے عظیم لیڈر تھے۔

وسیم سجاد نے ملک کے تمام باشندوں سے کہا کہ قائداعظم کے جو ہدف تھے انہیں حاصل کرنے کے لئے ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے اور اسلامی دنیا میں پاکستان کو ایک نمونہ کی مملکت بنا دینا چاہئے۔ یہ بات نہایت ضروری ہے کہ قائداعظم نے جو کچھ حاصل کیا اور جس طرح حاصل کیا اس کے تمام پہلو اجاگر کئے جائیں قائداعظم نے بطور ایک وکیل کے اپنے آپ کو تھوڑے سے وقت میں ایک بہت بڑا لیڈر ثابت کر دیا۔ جہاں تک ذاتی کردار کا تعلق ہے۔ آپ ہر شخص کے لئے ایک نمونہ بن سکتے ہیں۔ آپ میں جو وقار پایا جاتا تھا۔ اس کی آج بہت ضرورت ہے۔ آپ معاملات کا اچھی طرح تجزیہ کر سکتے تھے اور ان کے نتائج سے آگاہ ہو کر اپنی کوششوں کو جاری رکھتے تھے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے نہ کبھی نعرہ بازی کی تھی اور نہ کبھی خلاف قانون کوئی کام کر کے جیل گئے آپ اپنی تعریف کو بھی پسند نہیں کرتے تھے۔

ڈان کے 3۔ جولائی 1996ء کے شمارے میں علی نذیر کراچی کہتے ہیں کہ ڈان میں مسٹر غلام کبریا کا جو خط 23۔ جون 1996ء کو چھپا تھا اس کے تعلق میں مجھے یہ کہنا ہے کہ آج سے 150 سال پہلے پاکستان کا جو علاقہ ہے وہ کیا تھا۔ یہ تقریباً سارے کا سارا صحرائی علاقہ تھا اور یہاں کے بسنے والے مختلف قبائل سے تعلق رکھتے تھے یعنی ان کی سماجی کیفیت قبائلی تھی۔ یہاں کوئی شخص بھی اقتصادیات کے متعلق کچھ نہیں جانتا تھا۔ لوگ عام طور پر غریب تھے جنہیں دو وقت کی روٹی بھی نصیب نہیں ہوتی تھی۔ اس وقت کوئی بڑے بڑے زمیندار بھی نہیں تھے۔ ایک نیم متمدن قبائلی معاشرہ تھا جو مغل سلطنت جو اس وقت زندگی اور موت کی کشمکش میں تھی کے کناروں پر موجود تھا۔ اس کے بعد برطانیہ نے یہاں بڑے بڑے اریگیشن کے انتظام مہیا کئے۔ چنانچہ آب پاشی کا نظام اس علاقے میں قائم کیا گیا جو اب پاکستان کہلاتا ہے۔ اس سے خاصی ترقی ہوئی اور اس علاقے کو زرعی اقتصادی ترقی ملی۔ اس زمانے میں بڑے بڑے زمیندار بنائے گئے اور اس طرح قبائلی معاشرے کو بڑے بڑے زمینداروں (فیوڈل) کا معاشرہ بنا دیا۔ وہی صحرا اب گلزار بن رہے ہیں۔ 1960ء کے دھاکے سے باغات کے بعد باغات لگائے جارہے ہیں۔ جہاں سنگترے کیلے' آم' کے درخت اگائے گئے ہیں اور اب پیچز اور سٹرابری بھی لگائی جارہی ہے۔ یہ وہ پھل ہیں جو اس علاقے میں تقسیم سے پہلے میسر نہیں تھے اب ان میں سے بعض پھل بیرون ملک برآمد بھی کئے جاتے ہیں۔ اور ہم پائن ایپل اور چائے کی کاشت کا بھی سوچ رہے ہیں۔ ہم اس بات پر بھی فخر کرتے ہیں کہ ہم دنیا کے بہترین چاول پیدا کرتے ہیں اور برآمد کرتے ہیں اور اس سب کچھ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلے میں ہمارے لوگ کتنے زیادہ ذہین اور کام کرنے کے قابل ہیں۔ اس قسم کا کام کرنے والے لوگوں کا مستقبل ہمیشہ بہتر ہوتا ہے۔ جب برصغیر کی تقسیم ہوئی تھی اس وقت پاکستان کے علاقے میں صرف دو میڈیکل کالج تھے اور دو ہی انجینئرنگ کالج۔ اب تقریباً ایک درجن کے قریب میڈیکل کالج اور اتنے ہی انجینئرنگ کالج موجود ہیں۔ اس وقت صرف ایک چینی کا کارخانہ تھا اور ایک ہی کپڑے کا کارخانہ۔ اس وقت تقریباً چالیس چینی کی ملیں ہیں۔ اور کپڑے کی ملیں اس سے بھی زیادہ۔ لائٹ انجینئرنگ کی صنعت گوجرانوالہ کے اردگرد خاصی ترقی کر رہی ہے اگرچہ ہیوی انڈسٹری کو کچھ وقت لگے گا۔ آخر روم ایک ہی دن میں تو نہیں بس گیا تھا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم کرپشن میں ملوث ہیں اور ہمارے سیاسی رہنما زیادہ توجہ نہیں دیتے۔ لیکن یہ باتیں ہم میں یاس اور ناامیدی پیدا کرنے کا باعث نہیں ہونی چاہئیں۔ ہمارا مستقبل ایسا نہیں ہے جو ہمیں مایوس کرے۔ یہ بات مناسب نہیں کہ ہم اپنے ملک کا ترقی یافتہ صنعتی ممالک سے مقابلہ کریں۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہم آج سے 150 سال قبل کیا تھے اور اب ہم کیا ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہم یہ جو انعامات کئے ہیں ان کے لئے ہمیں اس کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

بقیہ صفحہ 4

بیوی سے نکاح جائز ہونے کا الٰہی حکم۔ یہ کہ منہ بولا بیٹا اصل بیٹا نہیں ہوتا۔ عرب میں یہ ایک جاہلانہ رسم تھی جس کو ختم کیا۔ پھر یہ کہ طلاق شدہ عورت کے ساتھ شادی کرنا کوئی عیب نہیں۔ اسی طرح زیادہ عمر کی عورت سے شادی کرنا بیوہ سے کرنا۔ کسی مومن لونڈی سے کرنا وغیرہ۔ غرضیکہ بالواسطہ یا بلاواسطہ آپ کی مقدم اور غالب غرض فرائض نبوت کی ادائیگی تھی۔ تعدد ازدواج کی اجازت دوسرے مذہب میں بھی ہے۔ البتہ اسلام نے اس کی حد بندی کر دی ہے اور انصاف کی کڑی شرط سے مشروط کر دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستانی وقت کے مطابق

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پیر 15 جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر15
1-00 اے لیٹر فرام لندن
1-30 جلسہ سالانہ یوکے 1993ء سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب
3-30 نارویجین زبان سیکھئے۔ سبق نمبر27
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر22(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب 96-7-11(دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکومنٹری- مادام تساؤ کا عجائب گھر
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر15(دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 27 (دوبارہ)
9-00 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی انگریزی دان دوستوں سے ملاقات-96-7-14(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر 22(دوبارہ)
11-00 اے لیٹر فرام لندن
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام خطبہ 95-9-8
1-00 لقاء مع العرب- ریکارڈنگ 96-7-11 (دوبارہ)
2-00 اردو پروگرام غزوات النبی میں خلق عظیم
3-00 (سہ پہر) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر35(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- عید ملن یو کے- 1996ء- حصہ اول (دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر46 (نیا)
7-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس- ہاکی میچ
7-30 لقاء مع العرب- نمبر59(نیا)
9-00 ترکی زبان میں پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب- سبق نمبر14
11-00 جرمن پروگرام- (ا) حضرت صاحب سے ملاقات (اا) کھانا پکانے کا پروگرام

ہفتہ 21- جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر21(نیا)
1-00 دین حق کی تعلیمات- روحانی خزائن
1-30 تاریخ احمدیت سے ایک ورق از بی- اے- رفیق صاحب
2-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-7-20 (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے۔ سبق نمبر25
3-30 حکایات شیریں سبق نمبر14(نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر25(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب 96-7-17(دوبارہ)
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے (دوبارہ) ہدایت فرحان امیر ہالینڈ سے انٹرویو
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر21(دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے۔ سبق نمبر25(دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں نمبر14(دوبارہ)
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-7-20 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر25(دوبارہ)
11-00 اسلامی تعلیمات- روحانی خزائن
11-30 احمدیت کی تاریخ کا ایک ورق از بی- اے- رفیق صاحب
12-00 سندھی پروگرام- ہماری تعلیم- حصہ دوئم۔
1-00 لقاء مع العرب نمبر 96-7-17 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر21(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 مجلس سوالات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ کینیڈا میں 96-7-21
6-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ انگلش بولنے والے احباب کے ساتھ 96-7-21
7-00 اراونڈ دی گلوب- ٹشو- فیکٹری' ہالینڈ۔
8-00 لقاء مع العرب نمبر 96-7-18(نیا)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں امام راشد صاحب کے ساتھ سبق نمبر17(نیا)
11-00 جرمن پروگرام

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری نعیم اللہ صاحب رفیق دار النصر غربی ربوہ دس یوم بعارضہ یرقان فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہے ہیں۔ کمزور ہو گئے ہیں مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم رانا اقبال انجم صاحب دار الصدر شمالی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 96-7-7 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم رانا فضل الٰہی صاحب دار الصدر شمالی کا پوتا اور چوہدری شکور احمد المعروف ناجے والے کا نواسہ ہے اللہ تعالیٰ بچہ کو خادم دین بنائے۔ اور لمبی عمر سے نوازے۔

○ مکرم خالد محمود صاحب حال جرمنی ابن مکرم رانا خورشید اختر صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا شرجیل محمود عطا کیا ہے نومولود مکرم خان رفیع اللہ خان صاحب گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک و خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم رفیق احمد صاحب کارکن دفتر اصلاح وارشاد مقامی اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم ریاض احمد صاحب ولد چوہدری محمد شریف صاحب لنگی محلہ فیکٹری ایریا ربوہ مورخہ 5- جولائی 96ء کو چک متھر مہ نزد احمد نگر میں اپنے ٹیوب ویل پر بجلی کا کرنٹ لگنے سے وفات پا گئے ہیں۔ وفات کے وقت عمر 31 سال تھی سوا سال پہلے شادی ہوئی تھی آپ کا ایک بیٹا بعمر 3 ماہ ہے۔

مورخہ 6 جولائی کو مکرم ریاض احمد صاحب کا جنازہ بیت المہدی میں مکرم فضل الٰہی صاحب عارف مربی سلسلہ نے پڑھایا اور قبرستان عام کے قطعہ نمبر1 میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کا خود کفیل ہو۔ اور موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

برائے توجہ انسپکٹر تحریک جدید

○ دفتر ہذا کے ایک کارکن مکرم ملک محمد علی داؤد صاحب انسپکٹر تحریک جدید اعلان پڑھتے ہی دفتر حاضر ہو جائیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے حال احوال کا علم ہو تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام جاوید اقبال سے بدل کر جاوید احمد رکھ لیا ہے لہٰذا آئندہ مجھے جاوید احمد ولد مقصود احمد کے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

جاوید احمد ولد مقصود احمد
R/154 ماڈل ٹاؤن لاہور حال جرمنی

داخلہ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ

○ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں فرسٹ ایئر میں داخلہ فیصل آباد بورڈ کے اعلان کردہ شیڈول کے مطابق 17 جولائی سے ہو گا۔ ہمارے نتائج خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلے سال سے ہی شاندار آرہے ہیں۔ امسال پری میڈیکل' پری انجینئرنگ کے علاوہ سٹیٹ' ریاضی اکنامکس اور جغرافیہ کے مضامین پڑھانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے... داخلہ کے خواہش مند طلباء دفتر نصرت جہاں انٹر کالج سے پراسپکٹس و داخلہ فارم فوری طور پر حاصل کر لیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

دے گا۔ مگر میں نے اسی مضمون پر سوچا تو مجھے خیال آیا کہ ہاں ایک چیز وہاں باقی رہے گی ان کیڑوں کے ٹوٹے ہوئے بدن' ان کی گندگی' ان کا زہر جو سارے مالی وجود میں تعفن پیدا کرے گا اور بیمار مرتے ہوئے مریض پیچھے چھوڑ جائے گا۔

پس اپنی بقاء کی خاطر' اپنے ہر اس مفاد کی خاطر جو انسان کی روحانی زندگی سے وابستہ ہے' جس مفاد کا آپ کی اولاد سے بھی تعلق ہے' آپ کے حال سے بھی تعلق ہے' آپ کے مستقبل سے بھی تعلق ہے' اس دنیا سے بھی تعلق ہے اور اس دنیا سے بھی تعلق ہے ہر اس مفاد کی خاطر محبت کے محفوظ قلعے میں داخل ہو جائیں۔ جو بھی خدا کے لئے خرچ کریں' جب بھی خدا کے لئے خرچ کریں اپنے محبت کے دل کو ٹٹولیں اور دیکھیں اس میں سے کتنی محبت پھوٹی ہے۔ یہ آب زمزم ہے جو آپ کا آب حیات بن جائے گا۔ یہ ایڑیاں رگڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور محبت میں بھی ایڑیاں رگڑی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مضمون کو سمجھنے اور اس کو اپنے وجود میں جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(از خطبہ 26- اپریل 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14- جولائی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں مر جاؤں گی لیکن مڈ ٹرم الیکشن کا مطالبہ نہیں مانوں گی انہوں نے کہا کہ پنجاب کے گورنر وزیر اعلیٰ اور سینیئر وزیر سمیت کوئی تبدیل نہیں ہو گا انتخابات تک پنجاب کا موجودہ سیٹ اپ برقرار رکھا جائے گا۔ تبدیلیاں کرتے رہیں تو حکومت کیسے چلے گی۔ پنجاب میں پہلے ہی بہت سست کام ہو رہے ہیں۔ بابا نکئی سے سیاسی ہی نہیں روحانی رشتہ ہے۔ مشتاق اعوان پرانے ساتھی ہیں اور جدوجہد کر کے اوپر آئے ہیں۔ راجہ سروپ مثالی گورنر ہیں ان کی ہمیں یہیں ضرورت ہے وہ سیاسی سائیڈ نہیں لیتے۔ انہوں نے کہا کہ میں نواز شریف سے مذاکرات کے لئے تیار ہوں لیکن مڈ ٹرم الیکشن کی شرط پر نہیں۔ وہ میرے اور میں ان کے مشورے اچھے نہیں سمجھتی۔ میں عدلیہ اور اپوزیشن دونوں کی عزت کرتی ہوں۔ چیف جسٹس کو نہیں بدل رہے۔ لاہور سے اسلام آباد روانگی سے قبل پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو اپنی تین سال کی کوششوں سے سبق سیکھنا چاہئے۔ مڈ ٹرم الیکشن عوام کے مینڈیٹ کی توہین ہے۔ انہوں نے کہا کہ مارشل لاء کی کوکھ سے جنم لینے والے نواز شریف نے اپنے دور میں قومی سرمایہ لوٹنے اور ملوں کی تعداد بڑھانے کے سوا کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ صیہونی طاقتیں خانہ جنگی کی سی صورت حال پیدا کر رہی ہیں۔

○ وفاقی وزیر تجارت چوہدری احمد مختار کے دست راست چوہدری شبیر احمد انت اور ان کے بھائی اور بہنوئی کو ہلاک کر دیا گیا۔ بھائی اور بہنوئی کی نعشوں کو جلا دیا گیا چوہدری برادران کے دور اقتدار میں چوہدری شبیر سینکڑوں دیہات کے بے تاج بادشاہ تھے۔ گزشتہ الیکشن میں اختلافات کی وجہ سے احمد مختار سے مل گئے۔ مقتولین میں سے دو چوہدری ظہور الٰہی کے کزن اور ایک بہنوئی تھے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بدعنوان حکمرانوں کو نہ اتارا گیا تو ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ یوتھ ونگ سکھر کے وفد سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت عدلیہ کو دباؤ کا شکار بنانا چاہتی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وٹو کے خلاف فائلیں موجود تھیں لیکن "محترم" لوگوں کے کہنے پر کوئی کارروائی نہ کی گئی۔

○ فیصل چوک لاہور میں سے جب وزیر اعظم بے نظیر بھٹو گزریں تو "بے نظیر الوداع" کے نعروں سے جماعت اسلامی کے دھرنا کیمپ کے شرکاء نے ان کا استقبال کیا۔

○ ڈیرہ بگٹی کے نواحی گاؤں موضع زامران میں مزاری اور بگٹی قبائل کے درمیان خونریز تصادم میں 8۔ افراد ہلاک اور 35 زخمی ہو گئے۔ 8 بچے بھی اغوا کر لئے گئے۔ تصادم جمعہ کو شروع ہوا۔ مزاری قبائل کے 500 افراد نے ڈیرہ بگٹی کے گاؤں پر حملہ کیا۔ راکٹ لانچروں گولہ بارود اور خودکار ہتھیاروں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔

○ لاہور میں گورنر ہاؤس کے سامنے سانحہ منگووال ضلع گجرات کے متاثرین نے زبردست مظاہرہ کیا۔ سینکڑوں خواتین نعرے لگاتی ہوئی گورنر ہاؤس کے سامنے پہنچ گئیں۔ متاثرین قاتلوں کو گرفتار کرو اور احمد مختار کو برطرف کرو کے نعرے لگا رہی تھیں۔ جلوس مسلم لیگ (ن) کی مہناز رفیع کی قیادت میں آیا۔

○ ایس پی کرائمز لاہور غلام محمد کلیار نے سانحہ منگووال کے نامزد ملزموں ولایت بٹ پارٹی کو ملزم قرار دیا ہے۔ مقتول خاندان کے سوا ان کی کسی سے دشمنی نہ تھی۔ بدقسمت رسولاں بی بی کے گھر جہاں یہ سانحہ ہوا جس میں ایک ہی خاندان کے 9 افراد کو ہلاک کیا گیا اس سے صرف ایک ایکڑ دور منور بٹ کا ڈیرہ ہے۔ جہاں درجنوں گن مین موجود ہوتے ہیں۔ وہاں اور کوئی واردات نہیں کر سکتا۔ رسولاں کے گھر اندھادھند فائرنگ ہوئی مگر ڈیرے پر موجود افراد لاعلمی ظاہر کرتے رہے۔ نامزد افراد شروع میں شامل تفتیش ہوئے پھر غائب ہو گئے۔ دیگر دو افراد ضمانت منسوخ ہونے پر عدالت سے فرار ہو گئے۔ چشم دید گواہوں نے بھی ملزموں کو قصور وار قرار دے دیا۔ ایس پی نے اپنی یہ رپورٹ ہائی کورٹ کو پیش کر دی ہے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبد القیوم نے کہا ہے کہ صدر سردار سکندر حیات استعفیٰ نہیں دیں گے۔ پیپلز پارٹی تحریک عدم اعتماد لا کر ایک اور گناہ کر لے۔

○ بلوچستان میں خضدار سے دو سو کلو میٹر دور شمال میں اوران ٹاؤن میں لیویز اور مظاہرین میں تصادم سے 12۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ فوجی بغاوت کیس کے مبینہ سربراہ میجر جنرل ظہیر الاسلام عباسی کی اہلیہ نے سپریم کورٹ سے مسترد ہو جانے والی اپنی رٹ درخواست کے فیصلے پر نظر ثانی کی درخواست دائر کر دی ہے اس میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ بغاوت کیس میں شہادتیں تشدد کے ذریعے حاصل کی گئیں۔

○ امریکہ نے مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کے لئے بھارتی کوششوں کی حمایت کی ہے اور پاکستان سے کہا کہ وہ اس بارے میں کوئی رکاوٹ ڈالنے یا مطالبہ کرنے سے گریز کرے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ میں حکمرانوں کو باور کروا رہا ہوں کہ ان کو عدلیہ کی تذلیل مہنگی پڑے گی۔ یہ کارروائیاں ان کے اپنے گلے ہی پڑیں گی۔

○ بتایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب سابق وزیر اعلیٰ میاں منظور احمد وٹو کے بیرون ملک جانے پر پابندی لگانے کے بارے میں منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ پنجاب حکومت نے نواز شریف اور وٹو کے خلاف 16۔ ریفرنس تیار کر لئے ہیں۔ نواز شریف نے 88 سے 90ء تک بطور وزیر اعلیٰ 4631 پلاٹ غیر قانونی طور پر الاٹ کئے۔ یہ ریفرنس جسٹس ٹوانہ کے فیصلے کی روشنی میں تیار کر لیا گیا ہے۔ یہ ریفرنس وزیر انٹی کرپشن پنجاب غلام عباس کی طرف سے دائر کیا جائے گا۔ دیگر 15۔ ریفرنس منظور وٹو کے خلاف ہیں۔

○ پنجاب کے کئی شہروں میں حکومتی ارکان کو سرکاری اراضی الاٹ کر دی گئی ہے۔ یہ الاٹمنٹ کم نرخوں پر 99 سال کے لئے ہو گی۔ لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ راولپنڈی اور دیگر اضلاع میں کئی وزراء، مشیروں اور ایم پی اے صاحبان نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے ہدایات جاری کروالی ہیں۔

○ وزیر اعظم نے فنڈز کی کمی کی وجہ سے اربوں روپے کے 15 منصوبوں پر کام روک دینے کا حکم دیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے 46 مشیروں اور معاونین خصوصی کو وزیر کے عہدے کی مراعات دینے سے انکار کر دیا ہے۔ محکمہ قانون کی رائے یہ تھی کہ یہ ارکان کابینہ کے رکن نہیں ہیں اس لئے کابینہ کے اراکین کے برابر مراعات کے حقدار نہیں۔

کار ڈرائیونگ سیکھنے کیلئے
رابطہ کریں، میاں محمود احمد انجم
4/4 دارالیمن وسطی ربوہ فون 211427

حافظہ بہتر بنایئے
BRAIN TONIC یادداشت کی عمومی کمزوری کمی حافظہ کیلئے ٹانک ہے Rs 20/-
CONCENTRATION CURE انتشار توجہ، پڑھائی یا کام میں توجہ نہ رہنا Rs 20/-
MEMORY CURE Rs 20/- یادداشت (حافظہ) کی پرانی کمزوری
سابقہ برین ٹانک استعمال کرنے سے مفید نتائج سامنے آتے ہیں) اپنے شہر کے سٹاکسٹ سے طلب کریں یا بذریعہ ڈاک منگوائیں۔ لٹریچر مفت بذریعہ ڈاک -/3 کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر ابراہیم) ہومیو کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون آفس: 771، سیلز: 211283 فیکس: 212299

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ نمبر 8/4 دارالنصر غربی ربوہ برقبہ 10 مرلے فروخت کرنا مقصود ہے۔ خواہشمند حضرات منیر احمد دفتر الفضل ربوہ سے رابطہ قائم کریں۔

HOMOEOPATHY
A BETTER APPROACH TO HEALTH
DR. MANSOOR AHMAD SYED, M.B.B.S.,
583/D, FAISAL TOWN LAHORE.
PHONE: 5161204 , 5163045.
CONSULTATION ONLY BY APPOINTMENT.

مردوں کیلئے خاص دوائیں
سفوف بنولہ ● سفوف تالمکھانہ
زدجام عشق خاص ● حب اکسیر الرجال
امساکین ● حب مقوی
مزید مشورہ و علاج کے لئے مطب میں
تشریف لائیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

مکان برائے فروخت
پلاٹ 5 مرلے واقع رحمان کالونی
3 کمرے، ایک کچن، برآمدہ۔ پختہ تعمیر
بجلی پانی۔
برائے رابطہ: جمیل احمد
8/17 دارالعلوم جنوبی ربوہ
فون: 211904

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر، گرمی جگر، ہاتھ پاؤں کی جلن، (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/=
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام 30 روپے۔ 60 گرام 90 روپے۔ 100 گرام 150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
Ph: (04524) 211434-212434
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Fax: (04524) 534